نمبر۱۳۴

۲۵ جولائی ۱۸۹۲ء

"۲۵ جولائی ۱۸۹۲ء مطابق ۲۰ ذی الحجہ ۱۳۰۹ھ روز دوشنبہ" آج مَیں نے بوقت صبح صادق ساڑھے چار بجے دن کے خواب میں دیکھا کہ ایک حویلی ہے اس میں میری بیوی والدہ محمود اور ایک عورت بیٹھی ہے۔ تب مَیں نے ایک مَشک سفید رنگ میں پانی بھرا ہے اور اس مَشک کو اُٹھا کر لایا ہوں اور وہ پانی لاکر ایک اپنے گھڑے میں ڈال دیا ہے۔ مَیں پانی کو ڈال چکا تھا کہ وہ عورت جو بیٹھی ہوئی تھی یکایک سُرخ اور خوش رنگ لباس پہنے ہوئے میرے پاس آگئی۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جوان عورت ہے۔ پَیروں سے سَر تک سُرخ لباس پہنے ہوئے شاید جالی کا کپڑا ہے۔ مَیں نے دل میں خیال کیا کہ وہی عورت ہے جس کے لئے اشتہار دئے تھے لیکن اس کی صورت میری بیوی کی صورت معلوم ہوئی۔ گویا اس نے کہا یا دل میں کہا کہ مَیں آگئی ہوں مَیں نے کہا یا اللہ آجاوے اور پھر وہ عورت مجھ سے بغلگیر ہوئی۔ اس کے بغلگیر ہوتے ہی میری آنکھ کھل گئی۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِكَ۔

اِس سے دو چار روز پہلے خواب میں دیکھا تھا کہ روشن بی بی میرے دالان کے دروازہ پر آ کھڑی ہوئی ہے اور مَیں دالان کے اندر بیٹھا ہوں۔ تب مَیں نے کہا کہ آ۔ روشن بی بی اندر آجا۔"

(رجسٹر متفرق یادداشتیں صفحہ ۲۳ از حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

تعبیر وتشریح

اس عاجز کے نزدیک اِس مبشر رویا کی تعبیر یہ ہے کہ حضور مسیح موعود علیہ السلام کی بیوی والدہ محمود سے مراد آپکی جماعت ہے کیونکہ نبی اور مامور کی جماعت مثل اُسکی دلہن کے ہوتی ہے) جو کہ چودھویں صدی میں آپ پر ایمان لائی تھی اور اسکی روحانی حالت بہت عمدہ تھی۔ قبل ازیں یہ بیان کیا جاچکا ہے کہ پندرھویں صدی میں جو جماعت آپ کے روحانی فرزند بمنزلہ مبارک احمد، ایوب احمدیت۔ مثیل مسیح علیہ السلام اور مثیل حضرت علیؓ حضرت صاحبزادہ مرزا رفیع احمد علیہ السلام پر ایمان لاکر دوسری صف کی جماعت بنناتھی اُس پر دشمنانِ تعلیم مسیح موعود نے ایک وقت قبضہ کر لینا تھا جیسا کہ نمبر۲۰، نمبر۲۰الف اور نمبر۲۴ میں تفصیل سے ذکر ہے اور یہ واقعہ ۱۹۸۲ء میں انتخاب خلافت رابعہ کے موقعہ پر ہوچکا ہے۔ یہاں اس رویا بالا میں بشارت ہے کہ بالآخر اللہ تعالیٰ اپنی قدرت خاص سے اِس جماعت کو نظامیوں کے چنگل سے چُھڑوا کر اور عمدہ روحانی حالت میں تبدیل کر کے مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم پر دوبارہ قائم فرمادے گا اور وہ جماعت آپکی مکمل موافقت اور اطاعت اختیار کرلے گی جیسا کہ بغل گیر ہونے اور نام روشن بی بی سے ظاہر ہے نیز رویا میں جو بیان کیا کہ اُسکی صورت میری بیوی کی صورت معلوم ہوئی۔ حضور مسیح موعود علیہ السلام نے رویا میں عورت سے مراد اقبال اور فتحمندی لی ہے اور عورت کیلئے سرخ لباس خوشحالی ہے۔ اسطرح یہ الہامی پیشگوئی جو کہ اِس سے قبل نمبر۸۔۳۰ میں درج تھی یعنی **خذھا و لا تخف سنعیدھا سیر تھا الاُولیٰ** پوری ہوجائے گی۔

اشتہار دیئے ہونے سے مراد یہ ہے کہ آپ کی پیشگوئیوں سے یہ بات واضح ہے کہ انشاءاللہ ایک دن ایسا ضرور ہوگا اور مشک میں پانی بھر کر گھڑے میں ڈالنے سے یہ مراد ہے کہ یہ جمع شدہ پانی جو کہ جماعت کیلئے مدارئ زندگی ہوگا، ایسی خوش کن تبدیلی سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ اس کا بندوبست فرمادے گا اور انشاءاللہ پھر سے جماعت صراط مستقیم پر چل کر تروتازگی اور خوشحالی حاصل کرلے گی۔ واللہ اعلم

نمبر ۱۳۵

۷؍اپریل ۱۹۰۳ء ”(دیکھا کہ) مَیں کسی راستہ پر چلا جاتا ہوں۔ گھر کے لوگ بھی ساتھ ہیں اور مبارک احمد کو مَیں نے گود میں لیا ہؤا ہے۔ بعض جگہ نشیب و فراز بھی آجاتا ہے۔ جیسے کہ دیوار کے برابر چڑھنا پڑتا ہے مگر آسانی سے اُتر چڑھ جاتا ہوں اور مبارک اسی طرح میری گود میں ہے۔ ارادہ ہے کہ ایک مسجد میں جانا ہے۔ جاتے جاتے ایک گھر میں جا داخل ہوئے ہیں۔ گویا وہ گھر ہی مسجدِ موعود ہے جس کی طرف ہم جا رہے ہیں۔ اندر جا کر دیکھا ہے کہ ایک عورت بعمر ۱۸ سال سفید رنگ وہاں بیٹھی ہے۔ اس کے کپڑے بھگوے رنگ کے ہیں مگر بہت صاف ہیں۔ جب اندر گئے ہیں تو گھر والوں نے کہا ہے کہ یہ احسنؓ کی ہمشیرہ ہے۔“

(الحکم جلد ۷ نمبر ۱۵ مورخہ ۲۴؍اپریل ۱۹۰۳ء صفحہ ۶)

تعبیر وتشریح

اس ناچیز کے نزدیک اس رویا کا تعلق بھی نمبر ۱۳۴ کی طرح بمنزلہ مبارک نازل ہونے والے روحانی فرزند سے ہے جیسا کہ اِس سے قبل بتایا جاچکا ہے کہ وہ حضرت صاحبزادہ مرزا رفیع احمد علیہ السلام ہیں اور وہ حضور مسیح موعود علیہ السلام کے الہام انا نبشرک بغلام حسین کے مصداق ہیں جیسا کہ اِس سے قبل نمبر ۳، ۹، ۶۱، ۸۱، ۱۱۳، ۱۲۲ اور ۱۲۵ میں تفصیل سے بیان کر دیا گیا ہے انشاءاللہ جماعت کی نئی نسل جسکو ۱۸ سالہ عورت کی شکل میں جو کہ عین جوانی کی عمر ہوتی ہے دکھایا گیا ہے، کو مولیٰ کریم توفیق دے گا کہ وہ اُن کو ایوب احمدیت مجدد صدی ۱۵ تسلیم کر کے ایمان لے آئے گی۔ احسن کی ہمشیرہ ہونے سے یہی مراد ہے کہ ایسے افراد جماعت کی روحانیت کو اس غلام حسین کی روحانیت سے نسبت ہوگی اور بھگوے مگر صاف رنگ کے لباس سے مراد یہ ہے کہ اس سعادت مند گروہ کو درمیانی عرصہ میں کچھ تنگی اور مشکلات درپیش آئینگی مگر انشاءاللہ انجام اقبال، فتحمندی اور خوشحالی پر ہوگا۔ واللہ اعلم

نمبر ۱۳۶

۴؍اگست ۱۹۰۳ء (ل) ”فرمایا۔ مَیں نے دیکھا کہ ایک بِلّی ہے اور گویا کہ ایک کبوتر ہمارے پاس ہے وہ اس پر حملہ کرتی ہے۔ بار بار ہٹانے سے باز نہیں آتی تو آخر مَیں نے اس کا ناک کاٹ دیا ہے اور خون بہہ رہا ہے پھر بھی باز نہ آئی تو مَیں نے اُسے گردن سے پکڑ کے اس کا مُنہ زمین سے رگڑنا شروع کیا۔ بار بار رگڑتا تھا لیکن پھر بھی سر اُٹھاتی جاتی تھی تو آخر مَیں نے کہا کہ آؤ اسے پھانسی دے دیں۔“

(البدر جلد ۲ نمبر ۳۴ مورخہ ۱۱؍ستمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۶۵۔ کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۵)

(ب) ”پھر مَیں نے آئینہ خواب میں دیکھا اور رعب ناک اور چمکتا ہؤا چہرہ نظر آیا۔“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۵)

تعبیر وتاویل

مندرجہ بالا دونوں رویا اِس عاجز کے نزدیک ایک ہی معاملہ کے متعلق ہیں۔

رویا الف۔ منذر ہے اور رویا ب مبشر ہے اور انجام بسعادت کا اظہار ہے۔

بلی کی تعبیر اِس رویا کے عمومی مضمون کے حوالے سے یوں ہے۔ فسادی چور، حاسد، لڑائی جھگڑا وغیرہ جیسا کہ حضرت امام صادق علیہ السلام نے اس بارے میں اظہار خیال فرمایا ہے۔

کبوتر کی تعبیر ریاست، عورت، کنیز وغیرہ کی ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کبوتر کی شکل میں نازل ہوا کرتے تھے۔

اِس عاجز کی رائے میں اس رویا میں کبوتر سے مراد حضرت صاحبزادہ مرزا رفیع احمد علیہ السلام ہیں یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذریت میں جسکے لئے مثیل مسیح علیہ السلام ہونے کی پیشگوئی آپ نے فرمائی تھی جیسا کہ گذشتہ ۲۰، ۲۰ الف اور ۲۴ میں بیان شدہ ہے۔ عملی طور پر اس رویا کی تعبیر یوں ہوئی کہ بلی سے مراد وہ بدکردار فسادیوں کا ٹولہ ہے جنہوں نے ۱۹۸۲ء سے قبل اور بعد میں حضرت مرزا رفیع احمد علیہ السلام کی کردار کشی کرنے کیلئے اُن پر بار بار حملے کیئے۔ ناک کاٹنے سے مراد ان فسادیوں کی ذلت کا سامان ہے جو کہ اب دستاویزات سے ثابت شدہ ہے کہ انتخاب خلیفہ چہارم اور پنجم خلاف دستور اور دھوکہ دہی اور خیانت سے کیا گیا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ عقائد میں تحریف کر دی گئی ہے اور کذب بیانی ایک عام مشغلہ ہے جیسا کہ ۱۹۹۲ء سے لے کر ۲۰۰۰ء تک مبالغہ آمیز بیعتوں کی تعداد کا اعلان ہوتا رہا۔

منہ کو رگڑنے سے مراد ان فسادیوں کے سرغنوں کے چہرے اللہ تعالیٰ مسخ کر دے گا۔ رویا 'ب' سے یہ مراد ہے کہ بالآخر حضور مسیح موعودؑ کے مثیل اور روحانی فرزند، شریک کار حضرت مرزا رفیع احمد علیہ السلام کے بلند روحانی مقام کا علم اللہ تعالیٰ جماعت کے سعادت مند افراد پر ظاہر فرما دے گا۔ انشاء اللہ واللہ اعلم

نمبر ۱۳۷

۲۸ ، اپریل ۱۹۰۵ء "رؤیا میں دیکھا کہ ایک سفید کپڑا ہے۔ اس پر کسی نے ایک انگشتری رکھ دی ہے۔

اس کے بعد الہامات ذیل ہوئے :۔

فتح نمایاں۔ ہماری فتح۔ صَدَّقَتُ الرُّؤْيَا۔ اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْكَ بَغْتَةً۔"

(الحکم جلد ۹ نمبر ۱۵ مورخہ ۳۰ ، اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱ ۔ بدر جلد ۱ نمبر ۴ مورخہ ۲۷ ، اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

"خدا تعالیٰ ہمیشہ انبیاء کی امداد فرشتوں کے ذریعہ سے کرتا ہے جو لوگوں میں نیکی کی ترغیب پیدا کرتے ہیں اور حق کی طرف راہ دکھاتے ہیں۔

تعبیر وتاویل

مندرجہ بالا رویا پر عمومی نظر کرنے سے عیاں ہوتا ہے کہ اِس میں کسی اور قبل وقت رویا کے بسعادت انجام پذیر ہونے کی خبر بھی دی گئی ہے جیسا کہ صدقت الرؤیا فرمایا۔

حضرت امام جعفر علیہ السلام نے مختلف تعبیریں کی ہیں اُسمیں سفید کپڑے سے مراد بیٹا ہے اور انگشتری سے مراد حکومت اور سرداری ہے۔ مزید یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اِس امر کے انجام بخیر ہونے کو 'ہماری فتح'' قرار دیا ہے یعنی بے نظیر تائید اور نصرت کے سامان وہ کرے گا۔

اس عاجز کے نزدیک اِس رویا میں اُس سابق رویا یعنی یہ کہ بدکردار، خوارج کا گروہ ایک وقت آپ کے باغ یعنی جماعت پر قبضہ کرلیگا، کا حوالہ ہے جیسا کہ گذشتہ نمبر ۲۰، ۲۰ الف اور ۲۴ وغیرہ کے رویا میں درج ہے اور تفصیلاً بیان شدہ ہے۔ جسکا انجام یہ ہے کہ اللہ تبارک تعالیٰ بے نظیر طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مثیل حضرت مرزا رفیع احمد علیہ السلام کی نصرت فرمائے گا۔ خوارج کی افواج کے بالمقابل مولیٰ کریم اپنے فرشتوں کی افواج سے مدد فرمائیگا اور بالآخر بفضل اللہ آپ کو فتح نصیب ہوجائیگی اور جماعت اُن کو قبول کرلے گی۔ واللہ اعلم

نمبر ۱۳۸

۱۸؍ اپریل ۱۹۰۵ء

(الف) "دیکھا کہ زور سے اللہ اکبر اللہ اکبر (ساری اذان) کہہ رہا ہوں۔ ایک اُونچے درخت پر ایک آدمی بیٹھا ہے۔ وہ بھی یہی کلمات بول رہا ہے۔ اس کے بعد مَیں نے بآوازِ بلند دُرود شریف پڑھنا شروع کیا اور اس کے بعد وہ آدمی نیچے اُتر آیا اور اُس نے کہا کہ سیّد محمد علی شاہ آگئے ہیں۔

اس کے بعد کیا دیکھتا ہوں کہ بڑے زور سے زلزلہ آیا ہے اور زمین اس طرح اُڑ رہی ہے جس طرح رُوئی دُھنی جاتی ہے۔ اس کے بعد یہ وحی نازل ہوئی:۔

ہے سرِ راہ پر تمہارے وہ جو ہے مولا کریم۔"

تعبیر وتشریح

حضور مسیح موعود علیہ السلام نے جو ساری اذان دی اس سے مراد یہ ہے کہ بفضل تعالیٰ آپ کو دین کو تازہ کرنے، قیام شریعت یعنی خالص توحید کے قیام اور شرک کے ابطال اور نبی پاک ﷺ کے افضل الانبیاء ہونے اور دین اسلام کے زندہ ہونے سے متعلق کما حقہ تبلیغ کی اور خالص عبادت الٰہی کے قیام اور تعلیم وتدریس کیلئے نہائت عمدہ نمونہ دکھانے کی توفیق دی۔ یہ تو وہ تعبیر ہے جو کہ اسلام کے بڑے دائرے میں آپ کا تجدیدی کارنامہ ہے۔

لیکن اندرونی دائرہ میں اس سے مراد یہ ہوئی کہ خود جماعت احمدیہ کے اندر ایک عرصہ یعنی ایک صدی گذر جانے کے بعد اصلاح کی ضرورت ہوگی تو پھر مکمل اذان دہرائی جائے گی اور اس کو دہرانے کیلئے حضور مسیح موعود علیہ السلام اور آپکے نائب، مثیل اور مجدد صدی پندرہ کے تابعین میں سے اللہ تعالیٰ کسی کو اسکی توفیق دے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس عاجز کو اسکی توفیق عطا فرمائی ہے۔ رویا میں درخت سے مراد تنازعہ اور جھگڑا بھی ہوتا ہے اور مرد میدان، نیز مددگار بھی۔ جیسا کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اسکی تعبیر کی ہے۔ درور شریف پڑھنے کی تعبیر حاجت کا پورا ہونا اور انجام بسعادت ہوتا ہے۔ انشاء اللہ بالآخر جماعت حضرت مرزا رفیع احمد علیہ السلام کو جو عنداللہ مثیل محمد ﷺ اور مثیل احمد علیہ السلام اور مثیل علی علیہ السلام بھی ہیں جیسے کہ نمبر ۲۰، ۲۰ الف اور ۲۴ میں تفصیل بیان کی گئی ہے اور اس وقوعہ کے نتیجہ میں انشاء اللہ جماعت میں انقلاب عظیم پیدا ہوگا اور ان کو مجدد صدی نائب مسیح موعودؑ کو قبول کرنے کی توفیق مل جائیگی۔

واللہ اعلم

۲۲ نومبر ۱۹۰۲ء

"آج رات مجھے رؤیا میں دکھایا گیا کہ ایک درخت باردار اور نہایت لطیف اور خوبصورت پھلوں سے لدا ہؤا ہے اور کچھ جماعت تکلّف اور زور سے ایک بُوٹی کو اُس پر چڑھانا چاہتی ہے جس کی جڑ نہیں بلکہ چڑھا رکھی ہے۔ وہ بُوٹی افتیمون کی مانند ہے۔ اور جیسے جیسے وہ بُوٹی اس درخت پر چڑھتی ہے اُس کے پھلوں کو نقصان پہنچاتی ہے اور اس لطیف درخت میں ایک کھجواہٹ اور بدشکلی پیدا ہو رہی ہے اور جن پھلوں کی اس درخت سے توقع کی جاتی ہے اُن کے ضائع ہونے کا سخت اندیشہ ہے بلکہ کچھ ضائع ہو چکے ہیں۔ تب میرا دل اِس بات کو دیکھ کر گھبرایا اور پگھل گیا اور مَیں نے ایک شخص کو جو ایک نیک اور پاک انسان کی صورت پر کھڑا تھا، پُوچھا کہ یہ درخت کیا ہے اور یہ بُوٹی کیسی ہے جس نے ایسے لطیف درخت کو شکنجہ میں دبا رکھا ہے۔ تب اُس نے جواب میں مجھے یہ کہا کہ یہ درخت قرآن خدا کا کلام ہے اور یہ بُوٹی وہ احادیث اور اقوال وغیرہ ہیں جو قرآن کے مخالف ہیں یا مخالف ٹھہرائی جاتی ہیں اور اُن کی کثرت نے اِس درخت کو دبا لیا ہے اور اس کو نقصان پہنچا رہی ہیں تب میری آنکھ کھُل گئی۔"

(ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی صفحہ ۵ حاشیہ۔ رُوحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۲۱۲ حاشیہ)

۲۲ نومبر ۱۹۰۲ء

"اسی رات میں ایک الہام ہؤا بوقت ۳ بجے ۲ منٹ اُوپر۔ اور وہ یہ ہے:-

مَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِیْ نَبْتَلِیْهِ بِذُرِّیَّةٍ فَاسِقَةٍ مُّلْحِدَةٍ یَّمِیْلُوْنَ اِلَی الدُّنْیَا وَلَا یَعْبُدُوْنَنِیْ شَیْئًا۔

جو شخص قرآن سے کنارہ کرے گا ہم اُس کو ایک خبیث اولاد کے ساتھ مُبتلا کریں گے جن کی مُلحدانہ زندگی ہوگی۔ وہ دُنیا پر گریں گے اور میری پرستش سے ان کو کچھ بھی حصہ نہ ہوگا یعنی ایسی اولاد کا انجام بد ہوگا اور توبہ اور تقویٰ نصیب نہیں ہوگا۔"

(ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی صفحہ ۶ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۲۱۳ حاشیہ)

تعبیر وتشریح

مندرجہ بالا رویا اور الہام مورخہ ۲۲ نومبر ۱۹۰۲ء ایک ہی رات میں حضور مسیح موعود علیہ السلام کو ہوئے اور بالبداہت ان کا آپس میں تعلق یقینی ہے اور نفس مضمون بھی واضح اور متحد ہے۔ جیسا کہ آپ کی تعلیم ہے جس سے سب واقف ہیں کہ جو قرآن کو عزت دینگے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ حضور مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۹۱ء میں اپنا دعویٰ بابت مسیح موعود شائع کیا تھا۔ نیز یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں جیسا کہ قرآن پاک کی متعدد آیات میں ذکر ہے۔ ۱۹۰۲ء میں جب یہ رویا اور الہام آپ پر نازل ہوئے تو قریباً ۱۲ سال کا عرصہ آپ کے اس دعویٰ پر ہو چکا تھا۔ اس دوران آپ کے جو مباحثات زبانی یا تحریری مخالفین علماء سے ہوئے اسمیں یہ بات آپ کے علم میں آچکی تھی کہ آپ تو اپنے دلائل کی بنیاد قرآن پر رکھتے تھے اور حدیث کو بھی تائید قرآن کیلئے پیش کرتے تھے مگر منکرین اپنے موقف کی بنیاد احادیث پر رکھتے تھے اور اُنکی تشریح قرآن پاک کی محکم آیات کے خلاف کرتے تھے۔ اسلئے جو کچھ اس رویا اور الہام میں بیان ہوا ہے بالفعل رب جلیل کی طرف سے ان سارے واقعات کا لب لباب کے طور پر اظہار ہے کہ کس قدر بدبختی اور بدقسمتی ہے کہ کوئی مسلمان اور

مومن ہونے کا داعی ہو اور کلام اللہ کو فوقیت نہ دے۔

اِس عاجز کے نزدیک اس رویا اور الہام میں یہ پیشگوئی بھی پنہاں ہے کہ آپ کے بعد آپکی جماعت میں بھی علماء اور قائدین ایک وقت میں جا کر اسی لعنت میں گرفتار ہو جائیں گے العیاذ باللہ۔ اس کی اختصار کے ساتھ مندرجہ ذیل مثالیں ہیں۔

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب اور فرمودات میں واضح طور پر یہ تعلیم دی تھی کہ آپ کے بعد بھی قرآنی تعلیم کے حوالے سے تا قیامت مجددین، مرسلین اور امتی نبی آتے رہیں گے بلکہ مجددین کی حدیث کے حوالے سے بھی اس طرف توجہ دلائی تھی اور جماعت کا ۱۹۶۸ء تک یہی موقف تھا مگر اسکے بعد خلیفہ ثالث نے اِس واضح تعلیم سے انحراف کیا اور یہاں تک کہہ گئے کہ قرآن میں کہیں مجدد کا لفظ نہیں اور اپنی من مانی نفسانی تفسیر اور تاویل شروع کر دی جو کہ کتابچہ بعنوان ''خلافت اور مجددیت'' میں درج ہے۔ اسکے علاوہ بہت سے خطبات اور تقاریر بھی علماء سلسلہ کی ہیں۔

۲۔ اس سلسلہ میں انتہائی شرمناک اور قابل مذمت وہ بیان ہے جو کہ خلیفہ ثالث نے ۱۹۷۴ء میں پاکستان کی نیشنل اسمبلی میں دیا تھا کہ حضور مسیح موعود علیہ السلام کے بعد اب قیامت تک کوئی اور امتی نبی نہیں آئے گا اسکے باوجود کہ اٹارنی جنرل حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مصلح موعودؓ کی تحریرات اُن کو پیش کر رہا تھا کہ اُنہوں نے تو یہ تحریر کیا ہے کہ آئندہ بھی امتی نبی آتے رہیں گے۔ جہاں تک قرآن سے کنارہ کرنے والوں کی اولاد کا خبیث اور ملحد ہونے کا انذار ہے ہر احمدی اپنا نفس ٹٹولے اور اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے۔

نمبر ۱۴۰

۱۴؍ مارچ ۱۹۰۶ء

"خواب میں دیکھا کہ میر ناصر نواب صاحب اپنے ہاتھ پر ایک درخت رکھ کر لائے ہیں جو پھل دار ہے اور جب مجھ کو دیا تو وہ ایک بڑا درخت ہو گیا جو بیدانہ توت کے درخت کے مشابہ تھا اور نہایت سبز تھا اور پھلوں اور پھولوں سے بھرا ہوا تھا اور پھل اس کے نہایت شیریں تھے اور عجیب تر یہ کہ پھول بھی شیریں تھے۔ مگر معمولی درختوں میں سے نہیں تھا۔ ایک ایسا درخت تھا کہ کبھی دُنیا میں دیکھا نہیں گیا۔ مَیں اس درخت کے پھل اور پھول کھا رہا تھا کہ آنکھ کھل گئی۔

میری دانست میں میر ناصر سے مراد خدائے ناصر ہے کہ وہ ایک ایسے عجیب طور سے مدد کریگا جو فوق العادت ہو گی۔" (بدر جلد ۲ نمبر ۱۱ مورخہ ۱۶؍ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۹ مورخہ ۱۷؍ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

تعبیر و تاویل

حضور مسیح موعود علیہ السلام نے مندرجہ بالا رویا کی یقینی، قطعی اور اصولی تعبیر مختصراً بیان فرما دی ہے کہ مولیٰ کریم اپنے فضل و کرم سے تا قیامت آپ کے سلسلہ کی نصرت فرماتا رہے گا۔ اِس رویا کی مزید تفصیل جو موجودہ وقت میں اللہ تعالیٰ نے اِس ناچیز پر منکشف فرمائی ہے وہ یوں ہے۔

میر ناصر نواب سے یہاں مراد وہ مقدس وجود ہے جسے حضور مسیح موعود علیہ السلام کی تائید کیلئے خود اللہ تعالیٰ نے آسمان سے نازل فرمانا تھا یعنی حضرت صاحبزادہ مرزا رفیع احمد علیہ السلام، قمر الانبیاء ایوب احمدیت جو کہ صدی پندرہ کیلئے منجانب اللہ مجدد ہیں۔ چنانچہ ۱۹۶۶ء بمطابق ۱۳۸۶ھ آپ کو اللہ تعالیٰ نے یہ منصب

عطا فرمایا۔ جیسا کہ گذشتہ کئی مقامات پر بیان کیا گیا ہے۔

توت کے درخت کا سبز پھلوں پھولوں سے لدا ہونے سے مراد وہ اعجازی تفسیر قرآن ہے جو کہ حضرت مرزا رفیع احمد علیہ السلام نے شرف قرآن و اسلام ثابت کرنے کیلئے تحریر فرمائی ہوئی ہے۔ جس میں سے چند ایک اوراق بطور نمونہ ویب پر شائع شدہ ہیں۔ انشاءاللہ جب جماعت کے اندر یہ تفسیر اشاعت پذیر ہو گی تو اسکی عظمت کا اندازہ احباب جماعت کو ہو جائیگا اور اُن کو اس روحانی مائدہ سے استفادہ کی توفیق بھی مل جائیگی۔ واللہ اعلم